قال اللہ تعالیٰ

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جایا کرو"

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشيخ الإمام ولي الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمري التبريزي رحمه الله

جلد پنجم

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق ونظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک 109/7R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف ضیاء السنۃ

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

میں اُٹھائے جائیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۱)

٦٠٦٤ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا .

۶۰۶۴: عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا' یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ (کی مانند) ہیں (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

٦٠٦٥ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيْلُ - وَمِيْكَائِيْلُ، وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۰۶۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کے دو وزیر اہلِ آسمان میں سے اور دو وزیر اہلِ زمین میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والے میرے دونوں وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمین والے (دونوں وزیر) ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۲)

٦٠٦٦ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ اَنْتَ؛ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ؛ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، يَعْنِيْ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ .

۶۰۶۶: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے گویا کہ ایک ترازو آسمان سے اترا' آپؐ کا اور ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا تو آپؐ بھاری نکلے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کا وزن کیا گیا تو ابوبکرؓ بھاری نکلے اور عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عمرؓ بھاری نکلے' پھر ترازو اُٹھا لیا گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب نے غمگین کر دیا۔ (آپؐ نے فرمایا' اس خواب میں) نبوّت کی خلافت کی جانب اشارہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت عطا کرے گا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں دراصل دو روایات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ امام ابوداوٗدؒ نے اس حدیث کو کتاب السنۃ

میں اور امام ترمذیؒ نے کتاب الرؤیا میں "پھر ترازو اٹھا لیا گیا" جملے تک کے الفاظ ذکر کیے ہیں (ان الفاظ کے ساتھ) یہ حدیث صحیح ہے اور "آپؐ کو اس خواب نے غمگین کر دیا" کے الفاظ صرف ابوداؤد میں ہیں' اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ناقابلِ حجت ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٦٧ - (١٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ». فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ»، فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

تیسری فصل

۶۰۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس اہلِ جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ آئے۔ پھر فرمایا' تمہارے پاس اہلِ جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ عمرؓ آئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۴)

٦٠٦٨ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ - اِذْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عُمَرُ». قُلْتُ: فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَ: «اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۶۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چاندنی رات تھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ اچانک میں نے سوال کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں' آپؐ نے فرمایا' ہاں! عمرؓ کی ہیں (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے دریافت کیا' ابوبکرؓ کی نیکیاں کتنی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں (رزین)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)